# نوٹس: کتابُ البیوع سوالاً جواباً از فتاویٰ شامی

## مؤلف: احمد نواز قادری عطاری

فون: 03024154930

# اجمالی فہرست

# کتاب البیوع سوالاًجواباً

(1)سوال: ” تنویر الابصار“ کے مصنف کا نام کیا ہے؟

جواب: شیخ الاسلام ، شمس الدین ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ بن احمد غزّی تمرتاشی حنفی رحمۃ اللہ علیہ

(939ھ---1004ھ ـــــ 1532ء---1596ء)

(2)سوال:” درمختار“ کے مصنف کا نام کیا ہے؟

جواب:علاءالدین محمد بن علی بن محمد بن علی بن عبدالرحمن حنفی حصکفی رحمۃ اللہ علیہ

(1025ھ---1088ھ ـــــ 1616ء---1677ء)

(3)سوال:” ردالمحتار“ کے مصنف کا نام کیا ہے؟

جواب: خاتِمۃالمحققین علامہ محمد امین بن عمر بن عبدالعزیز عابدین دمشقی حنفی رحمۃ اللہ علیہ

(1198ھ---1252ھ ـــــ 1784ء---1836ء)

(4)سوال: کتاب البیوع کی کتاب الوقف کے ساتھ مناسبت کیا ہے؟

جواب: دونوں میں "ازالۃ الملک" یعنی ملکیت کو زائل کیا جاتا ہے فرق یہ ہے کہ وقف میں ازالۂ ملک کسی مالک کی طرف نہیں ہوتا جبکہ بیع میں مالک کی طرف ہوتا ہے تو گویا یہ دونوں مفرد و مرکب کی طرح ہیں، جس طرح مفرد مرکب پر مقدم ہوتا ہے اسی طرح یہاں وقف بیع پر مقدم ہے۔

(5)سوال: بیوع کو مصنف نے جمع کے لفظ کے ساتھ کیوں ذکر کیا ہے حالانکہ لفظ بیع مصدر ہے اور مصدر کے بارے اصول ہے "المصدر کالمخنث لا یجمع و لایذکر ولایؤنث" کہ مصدر مخنث کی طرح ہوتا ہے اسے جمع، مذکر ومؤنث نہیں لایا جاتا ہے؟

جواب: اس کی دو وجوہات ہیں:

- بیع کی اقسام کی کثرت کی وجہ سے اس کو جمع ذکر کیا ہے کیونکہ بیع، مبیع اور ثمن میں سے ہر ایک کی کثیر اقسام ہیں بیع کی اقسام جیسے: بیع نافذ (جو فی الحال حکم کا فائدہ دے)، بیع موقوف (جو اجازت کے وقت حکم کا فائدہ دے)، بیع فاسد (جو قبضہ کے ساتھ حکم کا فائدہ دے)، بیع باطل (جو اصلاً ملک کا فائدہ نہ دے)۔ مبیع کے اعتبار سے اقسام جیسے: مقایضہ (سامان کی سامان کے بدلے بیع)، صرف (ثمن کی ثمن کے بدلے بیع)، سلم (ثمن کی عین کے بدلے بیع)، مطلق (عین کی ثمن کے بدلے بیع)۔ ثمن کے اعتبار سے اقسام جیسے: مرابحہ (پہلے ثمن پر زیادتی کے ساتھ بیع کرنا)،

تولیہ (پہلے ثمن پر بیع کرنا بغیر زیادتی کے)، وضیعہ (پہلے ثمن پر کمی کے ساتھ بیع کرنا)، مساومہ (بغیر کمی بیشی کے ساتھ بیع کرنا)۔

- بیع مصدر ہے اور مصدر مبنی للفاعل یا مفعول ہوتی ہے اور یہاں مبنی للمفعول ہے یعنی بیع بمعنیٰ مبیع ہے لہذا مفعول کے اعتبار سے اس کو جمع لایا گیا۔

## (6)سوال: بیع کالغوی واصطلاحی معنی بیان کر دیں؟

جواب: بیع کا لغوی معنیٰ: ایک چیز کا دوسری کے ساتھ مقابلہ کرنا مال ہو یا نہ ہو۔

بیع کا اصطلاحی معنیٰ: مخصوص طریقے کے ساتھ مرغوب فیہ چیز کا مرغوب فیہ چیز کے ساتھ تبادلہ کرنا چاہے قولاً ہو یا فعلاً۔ قولاً جیسے: ایجاب و قبول کے ساتھ بیع کرنا، فعلاً جیسے: تعاطی کے طور پر بیع کرنا۔

نوٹ: لفظ "بیع" اضداد میں سے ہے یعنی بیچنے اور خریدنے دونوں معنیٰ میں استعمال ہوتا ہے۔ ایسے ہی بغیر واسطے کے متعدی استعمال ہوتا ہے اور "مِن" اور "لام" کے واسطے سے بھی متعدی استعمال ہوتا ہے۔

## (7)سوال: بیع کی شرط، حکم اور محل بیان کر دیں؟

جواب: درج ذیل ہیں:

- بیع کی شرط: متعاقدَین کا اہل ہونا (یعنی عاقل ہونا۔ بلوغ اور حریت اس میں شرط نہیں)۔
- بیع کا محل: مال۔
- بیع کا حکم: ملکیت کا ثابت ہونا۔

- بیع کی حکمت: معاش اور عالَم کے نظام کی بقاء۔
- بیع کی صفت: مباح، مکروہ، حرام، واجب، مستحب۔
- بیع کا ثبوت: کتاب اللہ، سنت رسول، اجماع امت اور قیاس۔
- بیع کا رکن: ایجاب و قبول۔

## (8) سوال: ایجاب و قبول کی کچھ وضاحت کر دیں؟

جواب: ایجاب وہ ہے جس کو پہلے ذکر کیا جائے برابر ہے کہ وہ "بعتُ" کا لفظ ہو یا "اِشتریتُ" کا لفظ ہو اور قبول وہ ہے جس کو بعد میں ذکر کیا جائے اور دونوں ماضی کے لفظ ہوں گے یا مضارع کے جس کے ساتھ "سوف" یا "سین" نہ ملا ہوا ہو۔ جب دونوں ماضی کے ہوں تو نیت کی ضرورت نہیں اور مضارع کے ہوں تو نیت کی طرف محتاجی ہو گی۔ اگر کسی علاقہ میں مضارع کو فقط حال کے معنی میں استعمال کیا جاتا ہو جیسے اہل خوارزم تو وہاں نیت کی ضرورت نہیں اور اگر کسی علاقہ میں اس کو فقط مستقبل میں استعمال کیا جاتا ہو تو وہاں اصلاً اس کے ساتھ بیع منعقد نہیں ہو گی۔ بعتُ اور اشتریتُ کے لفظ بولنا ضروری نہیں بلکہ ہر اس لفظ سے بیع منعقد ہو جائے گی جو ان دونوں کے معنیٰ میں ہو جیسے: رضیتُ بکذا، اعطیتک بکذا، خذہ بکذ، اخذتُ بکذا وغیرہ۔ ایسے ہی دونوں کی اضافت اس عضو کی طرف بھی درست ہے جس کی طرف عتق کی اضافت صحیح ہو جیسے: وجہ، فرج نہ کہ ظہر اور بطن۔ بعض صورتوں میں بیع ایک لفظ کے ساتھ بھی منعقد ہو جاتی ہے جیسے: قاضی یا وصّی کا یتیم کے مال کی بیع کرنا اور باپ کا بیٹے سے بیع کرنا۔

## (9) سوال: براءات اور ائمہ کے حصوں کی بیع کا کیا حکم ہے؟

جواب: براءات کی بیع درست نہیں کہ یہاں مال موجود نہیں ہوتا اور ائمہ کے حصوں کی بیع درست ہے کیونکہ اس میں مال وقف قائم ہوتا ہے۔ ایسے ہی مُسکہ کی بیع اور اس کو رہن رکھنا بھی درست نہیں۔

## (10) سوال: خیار قبول کی کچھ وضاحت کردیں؟

جواب: جب ایک نے ایجاب کیا تو دوسرا مجلس میں پورے مبیع کو کل ثمن کے بدلے قبول کرے گا وہ بائع ہو یا مشتری یا پھر چھوڑ دے گا تاکہ تفریق صفقہ لازم نہ آئے مگر جب ایجاب و قبول کا اعادہ کرلیں یا سامنے والا راضی ہو جائے اور ثمن مبیع کے اجزاء پر منقسم ہو۔ سامنے والے شخص کے قبول کرنے سے پہلے پہلے موجِب اپنے ایجاب سے رجوع کر سکتا ہے جبکہ اس کے قبول کرنے کے بعد رجوع نہیں کر سکتا، ایسے ہی متعاقدَین میں سے کوئی ایک مجلس سے کھڑا ہو جاتا ہے یا چلا جاتا ہے یعنی کوئی ایسا کام کرے جو اعراض پر دلالت کرے تو بھی ایجاب باطل ہو جائے گا۔ جب ایجاب و قبول پایا گیا تو بیع لازم ہو جائے گی اب خیار عیب اور رؤیۃ کے علاوہ انہیں کوئی خیار حاصل نہیں ہو گا، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں انہیں "خیار مجلس" حاصل ہو گا یعنی جب تک مجلس قائم ہے وہ رجوع کر سکتے ہیں اور اس پر دلیل حدیث پاک پیش کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «المُتَبایِعَانِ بِالخَیار مالم یتفرّقا» ترجمہ: عاقدَین کو خیار ہے جب تک جدا نہ ہوں، ہم اس حدیث پاک کا جواب یہ دیتے ہیں کہ یہ "تفرُّق بالاقوال" (یعنی جب تک اقوال کے ذریعے جدا نہ ہوں) پر محمول ہے نہ کہ تفرق بالابدان پر (یعنی نہ کہ جسموں کے ذریعے جدا ہونے پر)۔

## (11) سوال: بیع میں مبیع کی مقدار اور ثمن کے وصف کا معلوم ہونا کب ضروری ہے نیز بیع نقدی اور ادھار کی بھی وضاحت کردیں؟

جواب: تفصیل ملاحظہ ہو:

- بیع میں مبیع کی مقدار اور ثمن کے وصف کا معلوم ہونا کہ مصری ہے یا دمشقی (مثلاً) ضروری ہے جب اس کی طرف اشارہ نہ کیا گیا ہو۔
- اور جس کی طرف اشارہ کر دیا گیا ہو اس میں یہ شرط نہیں کہ اب جہالت اشارہ کی وجہ سے منتفی ہو گئی جب تک چیز رَبوی (ربا) والی نہ ہو۔
- ثمن کسی تجوری (تھیلی) میں تھا اور اس نے کھول کر نہیں دیکھا تو اس کو خیار کمیت حاصل ہو گا نہ کہ خیار رُؤیۃ کیونکہ نقود میں خیار رُؤیۃ ثابت نہیں ہو تا۔
- بیع میں ثمن مطلق رکھا تو اس کو شہر کی غالب نقدی کی طرف پھیرا جائے گا۔
- اور اگر شہر میں مختلف نقدیاں چلتی ہوں لیکن مالیّت میں برابر ہوں تو مشتری جو چاہئے دے دے۔
- اگر مالیّت میں بھی مختلف ہوں تو پھر بیع فاسد ہو جائے گی۔
- اگر مجلس میں بیان کر دیا تو صحیح ہو جائے گی۔
- بیع نقدی بھی درست ہے اور ادھار بھی جبکہ ادھار کی مدت معلوم ہو اور جنس و قدر مختلف ہو۔
- کسی نے ادھار بیع کی اور مدت بیان نہیں کی تو اس کو ایک ماہ کے ساتھ مقید کیا جائے گا۔
- اگر بیع کے ادھار یا نقدی ہونے میں اختلاف ہوا تو جو نقدی کا قول کرے اس کی بات مانی جائے گی کیونکہ اصل بیع کا نقدی ہونا ہے
- اور اگر ادھار کی مدت میں اختلاف ہوا تو جو کم کا دعویٰ کرے اس کی بات مانی جائے گی کہ اصل زیادتی کا نہ ہونا ہے۔

◈ بائع اور مشتری کے درمیان مدت کے گزرنے میں اختلاف ہو اتو مشتری کی بات مانی جائے گی۔

◈ مدیون کے فوت ہونے کی صورت میں اجل (مدت) باطل ہو جائے گی نہ کہ دائن کے فوت ہونے سے۔

◈ بیع نقدی کی پھر اس کو ادھار کر دیا تو درست ہے۔

◈ اجل (مدت) کی ابتدا مبیع کی سپردگی کے وقت سے ہو گی۔

◈ اور اگر بیع خیار کے ساتھ ہو تو جب خیار ساقط ہو گا تب شروع ہو گی۔

## (12) سوال: کھانے کے ڈھیر کی بیع کا کیا حکم ہے جب کل مقدار معلوم نہ ہو؟

جواب: اس مسئلہ کی مختلف صورتیں ہیں جو کہ مندرجہ ذیل ہیں:

◈ کسی نے کھانے کے ڈھیر کی بیع کی اس شرط پر کہ ہر صاع ایک درھم کا ہے لیکن کل مقدار معلوم نہیں تو امام صاحب کے نزدیک مبیع کی مقدار کے مجہول ہونے کی وجہ سے فقط ایک صاع میں بیع درست ہے بقیہ میں نہیں اور مشتری کو خیار حاصل ہو گا اس پر صفقہ کے مختلف ہونے کی وجہ سے (**نوٹ:** اس خیار کو خیار تکشُّف کہا جاتا ہے) جبکہ صاحبین کے نزدیک کل میں درست ہے وہ فرماتے ہیں: جہالت کو ختم کرنا عاقدین کے اختیار میں ہے لہذا یہ جہالت صحت عقد میں مضر نہیں۔

◈ اور اگر مجلس میں کل مقدار کو بیان کر دیا تو بیع کل میں بالاتفاق جائز ہو جائے گی، پھر اس میں تفصیل ہے کہ اگر کل مقدار عقد کے وقت ہی بیان کر دی تو مشتری کو خیار حاصل نہیں ہو گا اور اگر عقد کے بعد بیان کیا لیکن مجلس میں ہی تو خیار حاصل ہو گا۔

◈ بکریوں کا ریوڑ یا کپڑا بیچا اس شرط پر کہ ہر بکری یا گز مثلاً ایک درھم کا ہے تو بیع کل میں امام صاحب کے نزدیک فاسد ہوگی اگرچہ مجلس میں کل مقدار کو جان لیا جائے۔ یہی حکم ہر اس چیز کا ہے جس کی اکایاں متفاوت ہوں یا اس کی تبعیض میں ضرر ہو جیسے: اونٹ، گائے، بھینس، غلام، تربوز وغیرہ۔

◈ اگر کھانے کا ڈھیر بیچا اس شرط پر کہ یہ 100 من ہے اور 100 درھم کا ہے بعد میں وہ کم نکلا تو مشتری موجود کو اس کے حصے کے ساتھ خرید لے اگر چاہے تو وگرنہ رد کردے اس پر صفقہ کے مختلف ہونے کی وجہ سے۔ اور اگر زیادہ نکلا تو زیادتی بائع کے لئے ہوگی اور مشتری کے لئے خیار نہیں ہوگا کہ عقد معین مقدار پر واقع ہوا ہے۔ یہی حکم ہر اس مکیلی یا موزونی چیز کا ہے جس کی تبعیض (حصے کرنے) میں ضرر نہ ہو۔

◈ اگر ایسی چیز بیچی جس کو گزوں کے ساتھ ماپا جاتا ہے جیسے کپڑا یا زمین اس شرط پر کہ یہ مثلاً 100 گز ہے، 100 درھم کی، بعد میں وہ کم نکلی تو مشتری کو خیار حاصل ہے اگر چاہے تو کل کو کل ثمن کے بدلے خرید لے وگرنہ بیع فسخ کردے اور اگر زیادہ نکلی تو زیادتی مشتری کے لئے ہوگی کیونکہ گز وصف ہے اور اصول یہ ہے کہ وصف کے مقابلہ میں ثمن نہیں ہوتا۔

◈ اور اگر ایسی چیز فروخت کی جس کو گزوں کے ساتھ ماپا جاتا ہے اس شرط پر کہ یہ 100 گز ہے اور ہر گز ایک درھم کا ہے، بعد میں کم نکلی تو مشتری کو خیار حاصل ہے اگر چاہے تو موجودہ کو اس کے حصہ کے ساتھ خرید لے یا چھوڑ دے اس پر صفقہ کے مختلف ہونے کی وجہ سے اور اگر زیادہ نکلی تو ہر گز کے بدلے ایک درھم دے گا وگرنہ سب کو چھوڑ دے کیونکہ یہاں گز الگ ذکر ہونے کے ساتھ اصل کے قائم مقام ہوگیا۔

◈ گھر یا حمام کے 100 گزوں میں سے 10 گز بیچے تو امام صاحب کے نزدیک بیع فاسد ہے کہ 10 گز مجہول ہیں جبکہ صاحبین کے نزدیک درست ہے وہ فرماتے ہیں: اس جہالت کو ختم کرنا ان کے اختیار میں ہے۔ اور اگر 100 حصوں میں سے 10 حصوں کی بیع کی تو بالاتفاق درست ہے کیونکہ حصوں میں شیوع ہے نہ کہ گزوں میں۔

◈ کسی نے کپڑا خریدا اس شرط پر کہ یہ 10 گز ہے اور ہر گز ایک درھم کا ہے بعد میں وہ ساڑھے 10 یا ساڑھے 9 گز نکلا تو امام صاحب کے نزدیک ساڑھے دس کی صورت میں 10 درھم کا لے گا بغیر خیار کے اور ساڑھے نو گز ہونے کی صورت میں 9 درھم کا خرید لے اگر چاہے تو اس پر صفقہ کے مختلف ہونے کی وجہ سے۔ امام ابویوسف کے نزدیک ساڑھے دس کی صورت میں گیارہ درھم کا اور ساڑھے نو کی صورت میں دس درھم کا خرید لے اگر چاہے تو ورنہ رد کردے۔ امام محمد کے نزدیک ساڑھے دس کی صورت میں ساڑھے دس درھم کا اور ساڑھے نو کی صورت میں ساڑھے نو درھم کا خریدے گا اور اس کو دونوں صورتوں میں خیار حاصل ہوگا۔

◈ کپڑوں کی گٹھڑی خریدی یا بکریوں کا ریوڑ اور اس میں غیر معین کا استثناء کر لیا تو بیع فاسد ہے اور اگر معین کا استثناء کیا تو درست ہے۔

# فَصل فِیما یَدخلُ فی البَیعِ تَبعاً ومَالایدخلُ

(13)سوال: یہ فصل کتنے اور کونسے قواعد پر مشتمل ہے بمع امثلہ بیان فرما دیں؟

جواب: یہ فصل دو قواعد پر مبنی ہے:

◈ پہلا قاعدہ: ہر وہ چیز جو عرفاً مبیع کے اسم کو شامل ہو وہ بغیر ذکر کے داخل ہو گی جیسے کسی نے "دار" (گھر) کو بیچا تو اس میں چار دیواری، چھت، چابیاں اور سیڑھی بھی داخل ہو گی جو متصل ہو، گائے کی بیع میں اس کا دودھ پیتا چھوٹا بچہ، غلام یا لونڈی کی بیع میں ان کے کپڑے بھی شامل ہوں گے۔

◈ دوسرا قاعدہ: ہر وہ چیز جو مبیع کے ساتھ متصل ہو اتصال قرار کے طور پر (یعنی ہمیشہ کے لئے مبیع کے ساتھ ملی ہوئی ہو، عارضی طور پر یا کاٹنے کے لئے نہیں) جیسے: زمین کی بیع میں وہ درخت بھی داخل ہوں گے جو کاٹنے کے لئے نہ لگائے گئے ہوں چھوٹے ہوں یا بڑے، پھل دار ہوں یا غیر پھل دار سوائے خشک درخت کے کہ وہ اکھاڑنے کے قریب ہے۔

◈ اگر وہ چیز مبیع کے اسم کو شامل نہیں اور نہ ہی اتصال قرار کے طور پر اس کے متصل ہے تو پھر دیکھیں گے وہ مبیع کے حقوق و مرافق میں سے ہے یا نہیں اگر ہے تو ان کے ذکر سے داخل ہو گی وگرنہ نہیں جیسے: راستہ، پانی، وضوء کرنے کی جگہ، کھانا پکانے کی جگہ وغیرہ۔

## (14)سوال: زمین کی بیع میں کھیتی اور درختوں کی بیع میں پھل داخل ہو گا یا نہیں؟

جواب: کسی نے ایسی زمین بیچی جس میں کھیتی لگی ہوئی ہو تو نام لئے بغیر کھیتی بیع میں داخل نہیں ہو گی کیونکہ یہ کاٹنے کے لئے ہے، اتصال قرار کے طور پر نہیں مگر جب اگ چکی ہو اور اس کی کوئی قیمت نہ ہو تو اصح قول کے مطابق بغیر تسمیہ کے بھی داخل ہو گی۔ یوں ہی درختوں کی بیع میں بغیر تسمیہ کے پھل داخل نہیں ہو گا کہ کاٹنے کے لئے ہے اور اس پر دلیل حدیث پاک بھی ہے، حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: «الثمرةُ للبائع الا اَن یشترطَه المبتاعُ» ترجمہ: پھل بائع کے لئے ہے مگر جب مشتری اس کی شرط لگا دے۔ پھر بائع کو حکم دیا جائے گا کہ وہ اپنا پھل کاٹ لے اور مبیع مشتری کو سپرد کر دے۔

مشتری نے ایسا پھل خریدا جس کی صلاح ظاہر ہو چکی لیکن ابھی تک پکا نہیں تو بیع درست ہے اور اس کو فوراً کاٹنا مشتری پر لازم ہے اور

◈ اگر مشتری نے پھل اس شرط پر خریدا کہ پکنے کے بعد کاٹے گا تو بیع فاسد ہے کیونکہ یہ ایسی شرط ہے جس کا عقد تقاضا نہیں کرتا۔

◈ اگر مطلقاً خریدا بغیر شرط کے، بعد میں بائع کی اجازت سے درختوں پر چھوڑ دیا تو بیع درست ہے اور بڑھوتری مشتری کے لئے حلال ہے۔

◈ اگر بائع کی اجازت کے بغیر چھوڑا تو بیع درست ہے لیکن بڑھوتری اس کے لئے پاکیزہ نہیں بلکہ اس کو صدقہ کرے گا۔

◈ اگر بغیر اجازت کے چھوڑا لیکن پھل مکمل ہو چکے ہیں صرف پکنا باقی ہے تو زیادتی مشتری کے لئے حلال ہے۔

◈ اور اگر پھلوں کو مطلق خریدا، بعد میں درختوں کو اجارہ پر لے لیا تو بھی بڑھوتری مشتری کے لئے حلال ہے کیونکہ درختوں کو اجارہ پر دینے کا عرف نہ ہونے کی وجہ سے اجارہ باطل ہو گیا اور پیچھے اجازت باقی رہ گئی۔

◈ اگر کھیتی خریدی اور زمین کو اجارہ پر لے لیا تو بڑھوتری مشتری کے لئے حلال نہیں کیونکہ یہاں اجارہ فاسد ہے، باطل نہیں۔

◈ اور اگر پھلوں کو مطلق خریدا، بعد میں قبضہ سے پہلے نیا پھل نکل آیا تو بیع فاسد ہو جائے گی۔

◈ اور اگر قبضہ کے بعد نیا پھل نکلا تو بائع و مشتری دونوں اس میں شریک ہوں گے۔

**فائدہ:** جس چیز کی الگ طور پر بیع جائز ہے اس کا استثناء بھی جائز ہے لہذا درخت کے پھلوں کی بیع میں معین رطل کا استثناء جائز ہے۔

### (15) سوال: مبیع کے کیل یا وزن کی اجرت اور ثمن کے وزن اور نقدی کی اجرت کس پر ہو گی؟

جواب: مبیع کے کیل یاوزن کی اجرت پر بائع پر ہو گی کیونکہ مبیع کی سپردگی اس پر لازم ہے اور ثمن کے وزن یا نقدی کی اجرت مشتری پر ہو گی۔ دلّال (ایجنٹ کمشنر) نے عین کو بذات خود بیچا مالک کی اجازت سے تو اس کی اجرت (کمیشن) بائع پر ہو گا اور اگر اس نے بائع و مشتری دونوں کے درمیان سعی (کوشش) کی اور مالک نے چیز خود بیچی تو عرف کا اعتبار ہو گا۔ صرّاف (نقدی پرکھنے والا) نے بتایا: یہ نقدی اصلی ہے بعد میں پتہ چلا کہ وہ کھوٹی ہے تو اس سے اجرت واپس لی جائے گی اور اگر بعض کھوٹی نکلی تو اس کے مطابق اجرت واپس لی جائے گی۔ سامان کی ثمن کے بدلے بیع ہوئی تو پہلے ثمن دیا جائے گا اور اگر سامان کی سامان کے بدلے یا ثمن کی ثمن کے بدلے بیع ہوئی تو دونوں اکھٹے سپرد کریں گے۔ کسی نے کَھرے سکوں کے بجائے کھوٹے سکوں پر قبضہ کیا تو اگر اس کے پاس وہ موجود ہیں تو وہ واپس کر دے اور اپنے اصلی اس سے حاصل کر لے اور اگر اس کے پاس وہ کھوٹے سکے موجود نہیں تو اصلی واپس نہیں لے سکتا جبکہ امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس کی مثل کھوٹے سکے دے اور اپنے اصلی اس سے لے لے۔

# بابُ خِیارِ الشَرطِ

(16) سوال: کل خیار کتنے اور کون کون سے ہیں فقط نام تحریر کریں؟

جواب: کل انیس (19) خیارات ہیں: خیار شرط، خیار تعیین، خشیار عیب، خیار رُؤیۃ، خیار غبن، خیار نقد، خیار کمیت، خیار استحقاق، خیار تغریر فعلی، خیار کشف حال، خیانت مرابحہ، تولیہ، وصف مرغوب کا فوت ہونا، تفریق صفقہ، اجازت عقد فضولی، مبیع کا مستاجر یا مرہون ظاہر ہونا، فسخ اقالہ، تحالف۔

(17) سوال: مصنف نے خیار شرط کو بقیہ خیارات پر مقدم کیوں کیا ہے؟

جواب: مصنف نے خیار شرط کو بقیہ خیارات پر مقدم اس لئے کیا ہے کیونکہ یہ ابتدا حکم کو منع کرتا ہے پھر خیار رُؤیۃ کو ذکر کیا کیونکہ یہ تمامِ حکم کو منع کرتا ہے، آخر میں خیار عیب کو ذکر کیا کیونکہ یہ لزومِ حکم کو منع کرتا ہے۔ فھاء یا اخی ولا تنسیٰ

(18) سوال: خیار شرط کس کس کے لئے ہو سکتا ہے اور کتنے دن تک؟

جواب: خیار شرط بائع و مشتری دونوں کے لئے ہو سکتا ہے اور اپنے علاوہ کسی اجنبی کے لئے بھی رکھ سکتے ہیں، ایسے ہی کل مبیع میں بھی رکھ سکتے ہیں اور بعض میں بھی۔ اگر خیار شرط ہونے یا نہ ہونے میں اختلاف ہوا تو

انکار کرنے والے کا قول معتبر ہو گا کہ اصل بیع میں خیار کا نہ ہونا ہے۔ خیار شرط زیادہ سے زیادہ تین دن تک رکھ سکتے ہیں اگر تین دن سے زیادہ رکھا لیکن تین دن کے اندر جائز قرار دیا تو بیع صحیح ہو جائے گی جبکہ صاحبین کے نزدیک تین دن سے زیادہ بھی مدت رکھ سکتے ہیں لیکن معین کرنا ضروری ہے۔ کسی نے اس شرط پر کوئی چیز خریدی کہ اگر میں تین دنوں کے اندر پیسے نہ دوں تو ہمارے درمیان کوئی بیع نہیں، یہ بیع بالاتفاق جائز ہے اور اگر چار دن تک کی تو شیخین کے نزدیک جائز نہیں کیونکہ یہ خیار شرط کے معنیٰ میں ہی ہے جو تین دنوں سے زیادہ جائز نہیں ہوتا جبکہ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے جواز کا قول کیا ہے۔

**فائدہ:** خیار شرط ہر اس عقد میں درست ہے جو لازم ہو اور فسخ کا احتمال رکھے جیسے: مزارعۃ، معاملۃ، اجارہ، قسمت، مال پر صلح، کتابۃ، خلع، مال پر آزادی وغیرہ۔

## (19) سوال: خیار شرط کی صورت میں مبیع بائع یا مشتری کی ملکیت سے نکلے گا یا نہیں؟

جواب: جب خیار بائع کے لئے ہو تو مبیع اس کی ملکیت سے نہیں نکلے گا لہذا اگر مشتری کے پاس مبیع ہلاک ہوا تو قیمت کے ساتھ اس کی ضمان دے گا اور اگر خیار مشتری کے لئے ہو تو مبیع بائع کی ملکیت سے بالاتفاق نکل جائے گا اور اگر اس صورت میں مشتری کے پاس ہلاک ہوا تو ثمن کے ساتھ اس کی ضمان دے گا۔ مشتری کی ملکیت میں جائے گا یا نہیں اس میں ائمہ ثلاثہ کے درمیان اختلاف ہے امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: جب خیار مشتری کے لئے ہو تو مبیع بائع کی ملکیت سے تو نکل جائے گا لیکن مشتری کی ملکیت میں نہیں جائے گا کیونکہ اس صورت میں مشتری کے پاس اجتماعِ بدلَین لازم آئے گا اور خیار کے مقصد کا فوت ہونا

لازم آئے گا جبکہ صاحبین فرماتے ہیں مشتری کی ملکیت میں چلا جائے گا وگرنہ اس کا سائبہ (جس کا کوئی مالک نہ ہو)ہونا لازم آئے گا۔اس اختلاف کا ثمرہ درج ذیل صورتوں میں ظاہر ہوتا ہے:

- اپنی منکوحہ لونڈی کو خیار شرط کے ساتھ خریدا تو امام صاحب کے نزدیک نکاح باطل نہیں ہوگا کہ خیار کے ہوتے مبیع اس کی ملکیت میں نہیں گیا لیکن صاحبین کے نزدیک مبیع مشتری کی ملکیت میں جانے کی وجہ سے نکاح باطل ہو جائے گا۔
- لونڈی کو خریدا اور اسے ایام خیار میں حیض آگیا تو یہ استبراء کے طور پر امام صاحب کے نزدیک معتبر نہیں ہوگا کیونکہ لونڈی اس کی ملکیت میں نہیں جبکہ صاحبین کے نزدیک اس سے استبراء ہو جائے گا کہ حیض مشتری کی ملکیت میں آیا ہے۔
- مشتری نے اپنے کسی محرم کو خریدا تو امام صاحب کے نزدیک اس کی ملکیت میں نہ آنے کی وجہ سے آزاد نہیں ہوگا جبکہ صاحبین کے نزدیک مشتری کی ملکیت میں آنے کی وجہ سے آزاد ہو جائے گا۔
- اپنی منکوحہ لونڈی کو خریدا اور ایام خیار میں اس کے ہاں بچہ پیدا ہو گیا تو امام صاحب کے نزدیک ملکیت نہ ہونے کی وجہ سے ام ولد نہیں ہوگی جبکہ صاحبین کے نزدیک مشتری کی ملکیت ہونے کی وجہ سے اس کی "ام ولد"بن جائے گی۔
- لونڈی خریدی اور خیار شرط کی وجہ سے بائع کو واپس کر دی تو امام صاحب کے نزدیک ملکیت تبدیل نہ ہونے کی وجہ سے بائع پر استبراء لازم نہیں ہوگا جبکہ صاحبین کے نزدیک چونکہ مشتری ملکیت میں چلی گئی تھی اس لئے بائع پر تبدّل ملک کے سبب اِستبراء ضروری ہے۔

◈ کسی نے کہا: اگر میں اس غلام کا مالک ہوا تو یہ آزاد ہے بعد میں خیار شرط کے ساتھ اس کو خرید ا تو خیار کے ہوتے امام صاحب کے نزدیک آزاد نہیں ہو گا کیونکہ اس کی ملکیت میں نہیں آیا جبکہ صاحبین کے نزدیک مشتری کے لئے ثبوتِ ملک کے سبب آزاد ہو جائے گا۔

## (20)سوال: خیار شرط میں بیع کو جائز یا فسخ کرنے کے لئے کیا بائع کو علم ہونا ضروری ہے؟

جواب: وضاحت درج ذیل ہے:

◈ جائز قرار دینے کے لئے اس کو علم ہونا ضروری نہیں جبکہ فسخ کی صورت میں بائع کو علم ہونا ضروری ہے تاکہ وہ نیا مشتری تلاش کر سکے۔

◈ خیار شرط غیر کے لئے لگایا تو دونوں کو خیار حاصل ہو گا جیسے بائع نے اپنے علاوہ کسی (مثلاً زید) کے لئے خیار رکھا تو بائع اور زید دونوں کو خیار حاصل ہو گا، دونوں میں سے جو جائز قرار دے گا تو بیع تام ہو جائے گی اور فسخ قرار دے گا تو فسخ ہو جائے گی۔

◈ ایک نے جائز قرار دیا اور دوسرے نے فسخ قرار دیا تو پہلے کا اعتبار ہو گا مزاحم کے نہ ہونے کی وجہ سے۔

◈ اگر ایک ہی وقت میں دونوں میں سے ایک نے جائز قرار دیا اور دوسرے نے فسخ تو فسخ کا اعتبار ہو گا کیونکہ جس کو جائز قرار دیا اس کو فسخ کیا جا سکتا ہے اور جس کو فسخ قرار دے دیا گیا اس کو جائز قرار نہیں دیا جا سکتا۔

◈ دو بندوں نے مل کر کوئی چیز خیار کے ساتھ خریدی پھر ان میں سے ایک راضی ہو گیا تو دوسرا امام صاحب کے نزدیک فسخ نہیں کر سکتا بلکہ اس کا خیار باطل ہو جائے گا تاکہ بائع کے لئے شرکت کا ضرر لازم نہ آئے جبکہ صاحبین فرماتے ہیں اس کا خیار باقی ہے لہٰذا وہ رد کر سکتا ہے کیونکہ خیار دونوں کے لئے ثابت ہوا ہے۔

## (21)سوال:خیار شرط کن کن تصرُّفات سے فاسد ہو جائے گا؟

جواب: جس کے لئے خیار تھا اس کے فوت ہونے سے، مدت کے گزر جانے سے اگرچہ اس کو علم نہ ہو، غلام یا لونڈی تھی تو اسے آزاد، مکاتب، مدبر بنانے سے، شفعہ طلب کرنے سے، ایسے ہی ہر اس تصرف سے جو ملکیت میں ہی جائز ہوتا ہے جیسے: اجارہ وغیرہ۔

## (22)سوال:خیار شرط کے ساتھ لونڈی خریدی بعد میں کوئی اور واپس کر دی تو کیا حکم ہے؟

جواب: مشتری نے خیار شرط کے ساتھ لونڈی خریدی بعد میں اس کے علاوہ کوئی اور واپس کر دی اور بائع انکار کرتا ہے کہ یہ میری لونڈی نہیں جبکہ مشتری کہتا ہے یہ وہی ہے تو مشتری کا قول معتبر ہو گا اور بائع کے لئے اس کے ساتھ وطی کرنا جائز ہے۔

## (23)سوال: کون کون سی شرائط سے بیع فاسد ہو گی اور کن سے نہیں؟

جواب: ملاحظہ کیجئے:

◈ کسی نے گھر خریدا اس شرط پر کہ پکی اینٹوں کا ہے بعد میں وہ کچی اینٹوں کا نکلا یا زمین خریدی اس شرط پر کہ اس کے تمام درخت پھل دار ہیں بعد میں کچھ غیر پھل دار نکلے یا کپڑا خریدا اس شرط پر کہ یہ کُسُم کے ساتھ رنگا ہوا ہے بعد میں وہ زعفران کے ساتھ رنگا ہوا نکلا تو ان تمام صورتوں میں بیع فاسد ہے۔

◈ کسی نے خچری خریدی بعد میں وہ خچر نکلا تو بیع درست ہے اور اسے خیار حاصل ہو گا اور اگر خچر خریدا بعد میں وہ خچری نکلی تو بیع بلا خیار صحیح ہے۔

◈ کسی نے لونڈی بیچی اس شرط پر کہ یہ مُغنیہ (گانے والی) ہے اگر تو یہ شرط اس نے عیب سے براءت کے لئے لگائی ہے تو بیع درست ہے اور اگر رغبت کے لئے لگائی ہے تو بیع فاسد ہے۔

**فائدہ:** ہر وہ وصف جس میں غرر نہ ہو اس کی شرط لگانا جائز ہے اور جس میں غرر (دھوکہ) ہو تو اس کی شرط لگانا درست نہیں۔

# بَابُ خِيارِ الرُؤيَة

## (24)سوال: خیار رُؤیۃ کتنی جگہوں میں ثابت ہوتا ہے؟

جواب: چار جگہوں میں: شراء، اجارہ، قسمت اور مال کے دعویٰ پر صلح۔

کسی نے بغیر دیکھے کوئی چیز خریدی یا بیچی تو بیع درست ہے لیکن اس صورت میں مبیع یا اس کے مکان کی طرف اشارہ ہونا ضروری ہے۔ بغیر دیکھے کوئی چیز بیچی تو بائع کے لئے خیار رُؤیۃ نہیں ہو گا۔ خیار رُؤیۃ فقط مشتری کے لئے ثابت ہوتا ہے جب بغیر دیکھے کوئی چیز خریدے۔ خیار رؤیۃ دیکھنے سے ہی ساقط ہو گا اس سے پہلے نہیں اگرچہ مشتری کہہ دے میں راضی ہوں پھر جب دیکھے گا تو خیار ثابت ہو گا ہاں دیکھنے سے پہلے اصح قول کے مطابق فسخ کر سکتا ہے لیکن فسخ کا علم ہونا بائع کو ضروری ہے تا کہ وہ نیا مشتری تلاش کر سکے۔ خیار رؤیۃ مطلق طور پر ثابت ہوتا ہے وقت کے مقید نہیں ہوتا جب بھی دیکھے گا خیار اسے ملے گا۔ جو چیزیں خیار شرط کو باطل کر دیتی ہیں وہ خیار رؤیۃ کو بھی باطل کر دیتی ہیں ایسے ہی ہر وہ تصرف جو رؤیۃ کے بعد رضا کا فائدہ دے۔ خیار رؤیۃ میں جب تک مشتری چیز کو دیکھ نہ لے اس سے پہلے بائع کے لئے ثمن کا مطالبہ کرنا درست نہیں۔

(25)سوال: خیار رؤیت میں کتنی رؤیت کافی ہے جس سے خیار ساقط ہو جائے گا؟

جواب: اتنی رُؤیۃ کافی ہے جو مقصودی علم کا فائدہ دے جیسے: کھانے کے ڈھیر میں اس کے ظاہر کو دیکھنا، غلام میں اس کے چہرہ کو دیکھنا، جانور میں اس کے اگلے اور پچھلے حصے کو دیکھنا، لپٹے ہوئے کپڑے کے ظاہر کو دیکھنا، دار (گھر) کے اندر والے حصہ کو دیکھنا (جبکہ امام زفر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: کپڑے کو مکمل پھیلانا ضروری ہے اور گھر کے سب کمروں کو دیکھنا ضروری ہے اور فتویٰ اسی پر ہے)، وکیل بالقبضہ اور وکیل بالشراء کا دیکھنا، کھانے والی چیزوں کو چکھنا، بُو والی چیزوں کو سونگھنا وغیرہ۔

(26)سوال: کیا "اعمیٰ" (نبینا) کی بیع وشراء صحیح ہے؟

جواب: جی ہاں اس کا خریدنا بیچنا صحیح ہے اور وہ بصیر (دیکھنے والے) کی طرح ہے سوائے 12 مسائل کے جو اشباہ میں مذکور ہیں (ان شئتَ تفصیلاً فلیراجع ھنا)۔ اس کا خیار رُؤیۃ چیزوں کو چھونے کے ساتھ، ذائقہ سے تعلق رکھنے والی اشیاء کو چکھنے کے ساتھ، بُو والی چیزوں کو سونگھنے کے ساتھ، زمین میں اس کی لمبائی چوڑائی اور وصف بیان کرنے کے ساتھ یا وکیل کے دیکھنے کے ساتھ ختم ہو جائے گا۔

(27)سوال: کسی نے دو کپڑے خریدے جن میں سے ایک اس نے دیکھا ہوا ہے دوسرا نہیں اور وہ بیع فسخ کرنا چاہتا ہے تو اس کے لئے کیا حکم ہے؟

جواب: اگر چاہے تو دونوں کو رکھ لے یا دونوں کو رد کردے تاکہ تفریق صفقہ لازم نہ آئے۔ خریدنے سے پہلے مشتری نے چیز کو دیکھا ہو تو اس کے لئے اب خیار رؤیۃ نہیں ہو گا جب تک مبیع میں تغیُّر نہ ہو اور اگر بائع

ومشتری کے درمیان تغیر میں اختلاف ہو جائے اور وقت ابھی زیادہ نہیں گزرا مبیع کو دیکھے ہوئے تو بائع کا قول معتبر ہو گا کہ اصل عدم تغیر ہے اور اگر مشتری نے بہت عرصہ پہلے دیکھا تھا تو اب اس کی بات مانی جائے گی کہ ظاہر اس کے لئے شاہد ہے۔ کسی نے بغیر دیکھے کپڑوں کی ایک گٹھڑی (بنڈل) خریدی اور اس میں سے ایک کپڑا آگے بیچ دیا یا ہبہ کر کے سپرد بھی کر دیا تو باقی کو خیار عیب کی وجہ سے واپس کر سکتا ہے۔

# بَاب خیارِ العَیب

## (28)سوال:خیار عیب کالغوی واصطلاحی معنیٰ بیان فرمادیں؟

جواب:لغوی معنیٰ:عیب وہ ہے جس سے "فطرت سلیمہ" خالی(محفوظ)ہو۔اصطلاحی معنیٰ:مبیع میں کسی ایسے نقص کاہوناجو تاجروں کے نزدیک ثمن کی کمی کو ثابت کرے۔

مشتری مبیع میں ایسے عیب کو پائے جو ثمن کی کمی کو ثابت کرے تو اسے اختیار ہے اگر چاہے تو اس کو رکھ لے کل ثمن کے بدلے یاواپس لٹادے جیسے:غلام کو بھاگنے،بستر پر پیشاب کرنے اور چوری کی عادت ہونا،مجنون ہونا،لونڈی میں بَخَر(منہ کی بُو)دَفَر(بغلوں کی بُو)ہونا،زانیہ یاوَلد الزناہونا،حیض کانہ آنا،حاملہ ہونا،غلام یا لونڈی کاکافرہونا،جذام یابرص کی بیماری ہونا،اندھا،کانا،بہرہ،گوناہوناوغیرہ۔

## (29)سوال:مشتری نے مبیع میں کوئی عیب پایااور اس کے اپنے پاس بھی ایک نیاعیب پیداگیاتواب کیاحکم ہے؟

جواب:اس صورت میں اگر بائع مبیع کو اسی طرح واپس لینے پر راضی ہوتو واپس لٹادے وگرنہ رجوع بالنقصان کرے گاجیسے:کپڑاخریدااور کاٹنے کے بعد عیب پر مطلع ہواتواگر بائع اسی طرح واپس لینے پر راضی

ہو تو واپس کر دے وگرنہ عیب کی مقدار نقصان کا رجوع کر لے لیکن اگر مبیع میں مشتری نے کوئی زیادتی کر لی جو اس سے جدا نہیں ہو سکتی جیسے: کپڑے کو کاٹنے کے بعد رنگ کر لیا، ستو کو گھی میں ملا لیا تو اب بائع کی واپس نہیں کرے گا ربا کے احتمال کی وجہ سے بلکہ نقصان کا رجوع کرے گا۔

مشتری نے غلام کو آزاد کر دیا، آگے بیچ دیا یا وہ فوت ہو گیا، کھانا تھا اسے کھا لیا تو ان صورتوں میں بھی نقصان کا رجوع کرے گا۔

## (30) سوال: مشتری مبیع میں عیب کا دعویٰ کرے تو کیا اسے ثمن کی ادائیگی پر مجبور کیا جائے گا؟

جواب: اس صورت میں اسے ثمن کی ادائیگی پر مجبور نہیں کیا جائے گا بلکہ اس سے عیب پر گواہ طلب کئے جائیں گے اور اگر اس کے پاس گواہ نہیں تو بائع سے عیب نہ ہونے پر قسم لی جائے گی اور ثمن مشتری کو دینا پڑے گا۔

## (31) سوال: ہر عیب سے براءت کی شرط پر بیع کا کیا حکم ہے؟

جواب: ہر عیب سے براءت کی شرط پر بیع کرنا صحیح ہے اگرچہ عیوب کا نام ذکر نہ کرے اور اس میں موجودہ اور قبضہ سے پہلے پیدا ہونے والا ہر عیب شامل ہو گا، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس شرط پر بیع کرنا صحیح نہیں کیونکہ حقوقِ مجہولہ سے براءت ان کے نزدیک صحیح نہیں جبکہ ہم اس کے جواب میں کہتے ہیں یہ جہالت صحتِ بیع سے مانع نہیں کیونکہ یہ منازعۃ (جھگڑے) کی طرف لے جانے والی نہیں۔

## (32)سوال: کسی نے ایک ہی صفقہ میں دو غلام خریدے اور ان میں سے ایک میں عیب پایا تو کیا حکم ہے؟

جواب:اس صورت میں قبضہ سے پہلے اگر مشتری عیب پر مطلع ہوا تو دونوں کو رکھ لے یا دونوں کو رد کردے تاکہ قبضہ سے پہلے تفریق صفقہ لازم نہ آئے اور اگر دونوں پر قبضہ کرنے کے بعد کسی ایک میں عیب پایا تو خاص اسی کو واپس کرے کیونکہ قبضہ کے ساتھ بیع تام ہوگئی لہذا اب تفریق صفقہ لازم نہیں آئے گا۔

قد تم بحمد اللہ تعالیٰ وتقدس من کتاب البیوع الی البیع الفاسد ملخصاً وصلی اللہ علیہ وسلم

کتبہ وزینہ: العبد الفقیر احمد نواز قادری عطاری جلالی فریدی

12-12-2024 بروز سوموار